۶۔ از رحمتِ خدا نامید مشو

صفّا علی شاہ

تمہید انسان کو مشکلات میں گھرنے کے باوجود بھی گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ عزم و ہمت سے کام لے کر حالات کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ اس نظم میں شاعر نے ایک واقعے کے تناظر میں ہمت و جواں مردی کی تعلیم دی ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی نا اُمید نہیں ہونا چاہیے۔

تعارفِ شاعر صفّا علی شاہ کا اصل نام علی خان ظہیر الدولہ تھا۔ وہ ۲۰/اگست ۱۸۶۴ء کو پیدا ہوئے۔ وہ اپنی زندگی میں اپنے قلمی نام صفا علی شاہ سے مشہور ہوئے۔ صفا علی کا شمار ایران کے اہم سیاست دانوں اور شاعروں میں ہوتا ہے۔ ان کے والد کی وفات کے بعد ناصر الدین شاہ نے انھیں اپنا وزیر مقرر کیا۔ ناصر الدین شاہ انھیں بہت عزیز رکھتا تھا۔ اس نے اپنی ایک بیٹی ان کے عقد میں دے دی۔ جب ایران میں دستوری حکومت کی تحریک شروع ہوئی تو صفا علی شاہ اس تحریک میں شامل ہو گئے۔ ۲۹/جون ۱۹۲۴ء کو ان کا انتقال ہوا۔

یکی موری به دریا اندر اُفتاد — همی زد دست و پا و کرد فریاد
که یا رب خشك کن دریا برایم — نما این بحر را صحرا برایم
چه شد بی تاب اندر آب بشنفت — که یك ماهی به امثالش همی گفت
چه بودی گر همه کوه و در و دشت — سراسر آبِ شور و تلخ می گشت
که بودی بیشتر زین ها فضا مان — فراهم بیشتر بودی غذا مان
چو بشنید این سخن آن مور نالان — بگفتا دست باید شستن از جان
که گر کامم بر آید جمله بی آب — شوند این ماهیان اندر تب و تاب
چرا باید بشوره تخم افشاند — نشاید بحر موری بحر خشکاند
چو شد نومید در غرقابِ زحمت — بموج آمد همی دریایِ رحمت
در آن ساعت که شست از زندگی دست — بطی آمد بروی آب بنشست
پرش بگرفت پس آن مورِ بی تاب — پرید آن مرغ و خارج کردش از آب
برونش برد از دریا به صحرا — همان کش برد از صحرا به دریا
الٰهی می نه گویم وضعِ عالم — بده تغییر و نیکو ساز حالم
بود قدرت ترا در کلِّ اشیا — توانایی و بینایی و دانا

به شد نومید از بیگانه و خویش
صفّا را وارهان زین بحرِ تشویش

خلاصه در فارسی

موری به دریا افتاد و دست و پای زد و فریاد می کرد که یا رب این دریا را خشك کن، و این بحر را صحرا بساز۔ در آن وقت یك ماهی به او گفت که چه بودی اگر همه زمین به دریایِ شور مبدّل بشود۔ این دریا برای مان غذا فراهم می کند و ما ماهیان در آب زندگانی می کنیم۔ چو آن مور شنید از زندگی مایوس شد۔ همان وقت یك موج آمد و او را به پرِ بطی انداخت۔ و آن بط پرید و او را به آب خارج کرد۔ آن موری گفت : الٰهی من نمی گویم که وضعِ عالم را تغییر بده ، تو توانایی و دانایی و ما باید که از رحمت خداوندی نومید نه شویم۔

خلاصہ (اُردو)

ایک چیونٹی سمندر میں گری اور ہاتھ پیر مارنے لگی۔ وہ فریاد کرنے لگی کہ اے خدا! میرے لیے سمندر کو خشک کردے اور اسے میرے لیے صحرا بنا دے۔ بہت بے چین ہوگئی تو اس نے ایک مچھلی کو یہ کہتے سنا کہ کیا ہوگا اگر سب پہاڑ اور زمین نمکین پانی میں تبدیل ہو جائیں کیونکہ ان میں سے زیادہ تر ہمارے ماحول کے حصے ہیں اور ہمیں غذا فراہم کرتے ہیں۔ جب یہ بات اس چیونٹی نے سنی تو کہا کہ جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ اگر سب بغیر پانی کے ہوجائیں تو یہ مچھلیاں تڑپیں گی۔ کس طرح اس سمندر میں بیج بوئے جائیں گے۔ اس لیے مناسب نہیں کہ ایک چیونٹی کے لیے سمندر خشک ہوجائے۔ اس نا اُمیدی کے وقت ایک موج آئی اور اس نے چیونٹی کو پانی میں بیٹھی بطخ کے پروں پر پہنچا دیا۔ وہ بطخ اُڑ کر ساحل پر گئی اور اس طرح چیونٹی کی جان بچ گئی۔ اس نے کہا، اے خدا! میں نہیں کہتی ہوں کہ سمندر خشک ہوجائے اور کسی کو بھی رحمتِ خداوندی سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

Glossary فرهنگ

مور	چیونٹی	Ant
بی تاب	مضطرب	Restless, impatient
شنفتن	سُننا	Hear
شور	نمکین	Salty
تلخ	کڑوا	Bitter
تب و تاب	جوش وجذبہ	Enthusiasm and passion
غرقاب	ڈوبا ہوا	Drowned
ساعت	وقت	Time
بَط	بطخ، مرغابی	Duck
بیگانه	اجنبی	Stranger
وارهانیدن	باہر نکالنا	Help out, save

Exercise پرسش

۱۔ درج ذیل اشعار مکمل کیجیے۔
Complete the following couplets according to the poem.

۱۔ یکی موری به دریا اندر اُفتاد ....

۲۔ .... نما این بحر را صحرا برایم

۳۔ .... سراسر آبِ شور و تلخ می گشت

۴۔ چو شد نومید در غرقاب زحمت ....

۵۔ الٰهی می نگویم وضعِ عالم ....

۲۔ نظم سے قافیے تلاش کرکے لکھیے۔
Find the ryhming words from the poem.

۳۔ ہدایات کے مطابق عمل کیجیے۔
Do as directed.

۱۔ مور کجا افتاد ، بنویسید۔

۲۔ فریادِ مور بنویسید۔

۳۔ جوابِ ماهی بنویسید۔

۴۔ آبِ شور و تلخ چه می دهد ، بنویسید۔

۵۔ اسمِ جانداران که در این نظم آمد ، بنویسید۔

۴۔ نظم سے صنعتِ تضاد کا شعر تلاش کرکے لکھیے۔
Find a couplet from the poem having 'antithesis'

۵۔ نظم کا مرکزی خیال اُردو یا انگریزی میں لکھیے۔
Write central idea of the poem in Urdu or English.

۶۔ درج ذیل اشعار کا ترجمہ اُردو یا انگریزی میں کیجیے۔
Translate the following couplets in Urdu or English.

۱۔ چه بودی گر همه کوه و در و دشت
سراسر آبِ شور و تلخ می گشت

۲۔ که بودی بیشتر زین ها فضا مان
فراهم بیشتر بودی غذا مان